مال کے حقوق

اللہ نے مال کو لوگوں کے لئے زندگی گذارنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اعتدال کے ساتھ پاک چیزوں سے لطف اندوز ہونے کا حکم بھی دیا ہے اور فضول خرچی کو حرام کیا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ وَلَا تُسْرِفُوٓا۟ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ ﴾ (الأعراف: ٣١) "کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ تعالی حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے"۔

اور اللہ نے بغیر کسی مصلحت کے مال جمع کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے اور بغیر کسی سبب کے بخل کی مذمت کی ہے کیونکہ اس سے لوگوں کی مصلحتیں پوری نہیں ہوتی ہیں بلکہ اس سے لوگوں کی مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٣٧﴾ ﴾ (النساء: ٣٧)

"اللہ تعالی ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے جو کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں، ایسے کافرِ نعمت لوگوں کے لئے ہم نے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے"۔

زکوٰۃ مال کی ایک مقررہ مقدار پر مخصوص شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے۔ مالداروں سے زکوٰۃ لی جاتی ہے اور غریبوں میں تقسیم کی جاتی ہے، اسلام نے زکوٰۃ کے مصارف اور اس کے مستحقین کو بیان کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ إِنَّمَا ٱلصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱلْعَٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَٱلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَٱلْغَٰرِمِينَ وَفِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ ﴾ (التوبة: ٦٠)

"یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہے اور ان لوگوں کے لئے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں، اور ان لوگوں کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو نیز یہ گردنوں کو چھڑانے اور قرضداروں کی مدد کرنے میں اور راہ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لئے ہے۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے"۔

شریعت نے ان چیزوں کی تحدید کر دی ہے جن میں زکوٰۃ واجب ہے اور ہر صنف کی مقدار بھی متعین کر دی ہے۔ ان میں سے یہ ہیں: نَقَدَان (سونا اور چاندی) جانور (اونٹ، گائے، بھینس، دنبہ، بھیڑ اور بکری وغیرہ) زراعت، تجارت کا سامان، رِکاز (اس سے مراد زمین سے نکلنے والی چیز ہے جیسے پٹرول اور معدنیات وغیرہ)

زکوٰۃ مسلمانوں کی وحدت و اجتماعیت کا شعار ہے ۔ یہ اجتماعیت اسلام کے مقاصد میں سے ایک بنیادی مقصد ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:" مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ، وَتَرَاحُمِهِمْ، وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى" (بخاری و مسلم)

"مسلمانوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن ملکر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی ہے بخار آجاتا ہے"۔ (اسی طرح سے مومن پر اگر آفت آئے خاص طور سے وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہونچے تو سب مومنوں کو بے چین ہو جانا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے)

زکوٰۃ سے مسلمانوں کے درمیان محبت بڑھتی ہے کیونکہ یہ مالدار کے مال کو پاک کرتا ہے، اسے نقصان سے بچاتا ہے اور اس کے اندر مسلمان فقراء کی ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعہ غریبوں کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور ان کی زندگی سے مشکلات اور پریشانیاں ختم ہوتی ہیں نیز اس میں اللہ کی دی ہوئی نعمت کا شکر بھی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرہ کی سنگین بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں جیسے نفرت، حسد، بغض اور کینہ وغیرہ، کیونکہ یہ برائیاں فرد اور معاشرہ دونوں کو نقصان پہونچاتی ہیں۔ اگر زکوٰۃ سے فقراء کی بنیادی ضرورت پوری نہ ہو تو امیروں کے مال سے اتنی مقدار لی جائیگی جس سے ان کی ضرورت پوری ہو جائے، ان کی زندگی کی سانس چلتی رہے اور وہ خوف سے مامون ہو جائیں۔ ایسی صورت میں جس سے غریبوں کی ضرورت پوری ہو، وہی اس کی مقدار ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:«إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ»، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿ لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّۦنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَٰهَدُوا۟ ۖ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلْبَأْسِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ ﴾ (یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے)

"مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی دوسرے حقوق ہیں پھر آپ ﷺ نے مذکورہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق کی طرف کرلو یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتہ داراوں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں اور تنگی و مصیبت کے وقت میں حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہی ہیں راستباز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں"۔

علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی بڑی مصیبت آجائے جیسے دشمن مسلم ملک پر چڑھائی کر دے اور حکومت مال نہ ہونے کی وجہ سے دشمن کو روکنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو تمام مسلمان دولت مندوں پر واجب ہے کہ اپنے مال کا اتنا حصہ نکالیں جو دشمنوں سے مقابلہ کرنے والی فوج کی تیاری کے لئے کافی ہو اگرچہ ان لوگوں نے اپنے مال کی طے شدہ زکوٰۃ پہلے سے ہی نکال دی ہو۔ امام مالک کا قول ہے "لوگوں پر اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا واجب ہے اگرچہ اس کے لئے ان کا پورا مال خرچ ہو جائے"۔